۲ محمدؐ ۲ علیؑ ۸ اللہ
کے کیا معنی ہیں؟

مُصنف: خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ
محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

نورِ نگاہِ پیر عادلؒ حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
عبد الرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری
پیرؔ فہمی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۲ محمدؐ ۲ علیؑ ۸ اللہ
کے کیا معنی ہیں؟

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

انتساب

لاکھوں احسان وشکر اُس رب کائنات کا، کروڑوں درود وسلام آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ دو جہاں محمد مصطفے ﷺ پر وصد در صد احسان وشکر پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ وخواجہ ءِ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وتمامی اولیاء ومشائخین رضوان اللہ تعالی اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہر دم قدم پر شامل حال ہے۔ انسان خدا کا مظہر اتم ہے۔ اس لئے وہ قابلیت رکھتا ہے کہ صفاتِ بشری کو فنا کر کے خدا میں مل جائے اور خدا کے صفات حاصل کر کے بقا کے مرتبہ کو پہنچے۔ رسول و پیغمبر علیہ السلام خدا کے مظہر خاص ہوتے ہیں۔ حصول معرفت کے لئے انسان کو مختلف ذرائع سے

گزرنا پڑتا ہے۔ میرے آقا و مولا پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ محمد عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری پیر فہمی مدظلہ العالی نے اِنھیں رموز سے آگاہی بخش کر خلافتِ قادریہ عالیہ خلفائیہ و خلافت چشتیہ بہشتیہ سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر فائض کیا۔ اسی رشد و ہدایت کے ضمن میں کتاب ھذا ''۲ محمد ۲ علی ۸ اللہ کے کیا معنی ہیں؟' ہے۔ جو میں اپنے پیرو مرشد کی بارگاہ ولایت میں نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

۲ محمد ﷺ ۲ علیؓ ۸ اللہ کے کیا معنی ہیں؟

تصوف میں کئی قسم کے فقراء گزرے ہیں۔ جن کے بتانے سمجھانے کا ڈھنگ الگ الگ رہا ہے۔ کچھ فقراء کے ایسے مقولے ہوتے ہیں جن کے ظاہری معنی کچھ اور ہوتے ہیں اور باطنی معنی کچھ اور ہوتے ہیں۔ جیسے کسی فقیر نے کہا۔

''چوری کر حرام کھا اور ہنستے ہنستے جنت میں جا۔''

اگر اِس مقولے کو دیکھیں تو اس میں کہے جا رہے دونوں فعل ایسے ہیں جو ان کو کرے گا جنت میں جائے گا۔

تو اس بات پر اقبالؔ صاحب کا ایک شعر یاد آ جاتا ہے۔

اُلٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگانِ عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لیے

تو اِن فقیروں کی جو بولی ہوتی ہے وہ کچھ اُلٹی قسم کی ہوتی ہے مگر بات اُس کے اندر سیدھی ہوتی ہے۔ وہ اس طرح سے کہتے ہیں کہ آپ کی پوری توجہ ان کی طرف مبذول ہو جائے ۔اگر اس مقولے کو دیکھے تو اس کے ظاہری معنی جو سمجھ میں آ رہے ہیں۔لیکن اس کے باطنی معنی ہے کہ تم اللہ تعالی کی عبادت ایسے کرو جیسے چور چوری کرتا ہے یعنی پوشیدگی سے، ریا کاری سے پاک عبادت کرو۔اور ہمارے یہاں ذکر کا طریقہ بھی ایسے ہی ہے کہ دائے والے اور بائے والے کو خبر نہیں ہوتی۔

میانِ عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

دوسرا حرام کھانا تو غصہ حرام ہے یہاں کہنے کا مقصد ہے غصے کو پی جا کیونکہ اللہ غصے کو پینے والوں کو محبوب

رکھتا ہے۔تو جو اس طرح کا فعل کرتا ہے اللہ تعالی اس کو جنت میں ڈالے گا۔

ایک شخص ایک فقیر کے پاس گیا اور کہتا ہے کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں میرے گھر اور کاروبار میں برکت نہیں تو برائے کرم میرے حق میں دعا فرمائیں تو وہ اللہ تعالی کے فقیر کہتے ہیں اللہ تجھے کمینہ کرے وہ شخص کہتا ہے کہ میں آپ کی بارگاہ میں دعا کے لیے آیا ہوں اور آپ مجھے گالیوں سے نواز رہے ہیں۔ظاہری طور پر گالی نظر آرہی ہے لیکن باطن کے اندر دعا ہے وہ بزرگ فرمارہا ہے کہ اللہ تجھے کسی چیز کی کمی نہ کرے۔

اس طرح سے ایک بات ہے جو آج میرا موضوع ہے کہ "دو محمد ﷺ دو علی علیہ السلام آٹھ اللہ" کے کیا معنی ہیں اکثر بیشتر لوگ جب اس کو سنتے ہیں تو وہ لوگ کشمکش کا شکار ہو جاتے ہیں یہاں تو ایک اللہ کے علاوہ کسی

کو معبود ماننا شرک ہے پھر یہ ۸ اللہ کیسے ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک ہے تو آپ کو اس بات کی تشریح کر دوں کہ ان بزرگوں کا مقصد یہ نہیں رہا ہے کہ لوگوں کو شرک و کفر میں پھنسائے۔ لیکن تصوف کی تعلیم باطنی ہوتی ہے اس میں کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو سمجھ میں نہیں آتی اور سمجھنے کے لیے پیر کامل کی اشد ضرورت ہوتی ہے دراصل رسول اللہ ﷺ اور علی علیہ السلام ایک ہی ہے۔

ایک حکایت ہے کہ بو علی شاہ قلندر رحمتہ اللہ علیہ جن کا نام شرف الدین شاہ چشتیؒ ہے کہتے ہیں کہ آپ کافی عبادت اور ریاضت کیئے اور اللہ تعالی سے ضد کر بیٹھے کہ میں جو مانگ رہا ہوں وہ مجھے عطا فرما تو اللہ تعالی کہتا ہے بتا کیا چاہیے۔ تو بو علی شاہ قلندرؒ کہتے ہیں مجھے علی علیہ السلام بننا ہے تو اللہ فرماتا ہے بس علی علیہ السلام ایک ہی ہوا ہے میں نے دوسرا علی علیہ السلام بنایا ہی نہیں۔ علی علیہ السلام

کبھی دو نہیں ہو سکتے ۔بس میرا ایک ہی شیر ہے۔لیکن میں تمہیں علی علیہ السلام کی بو عطا کر سکتا ہوں ۔اس وقت سے آپ کا نام بوعلی شاہ قلندرؒ ہو گیا۔تو جب دو علی علیہ السلام نہیں ہو سکتے تو ۸ اللہ کیسے ہوں گے تو اللہ بھی ایک ہی ہے تو اصل میں یہ مقولہ وجود کی تشریح میں کہا گیا ہے

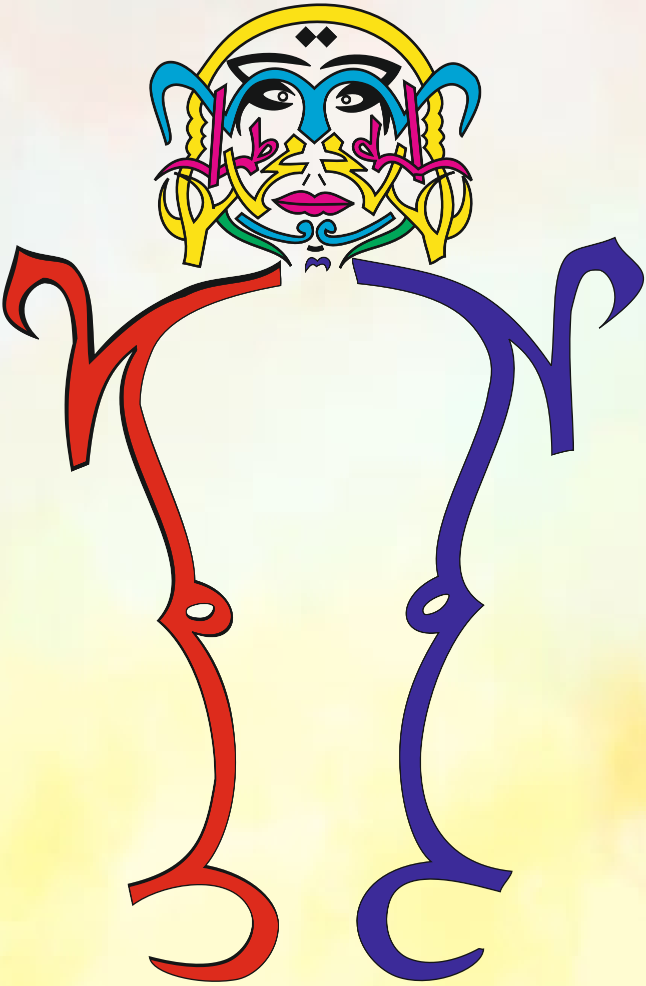

نامِ محمد ﷺ پر آدمؑ کا جسم مبارک

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اپنے رسالۂ مکرم شجرۃ الکون میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالمؐ کے اسم پاک محمد ﷺ کی صورت کریمہ پر تخلیق فرمایا۔ وہ اس طرح کہ حضرت آدمؑ کا سر مبارک آپ ﷺ کے اسم پاک کے پہلے ''میمؔ'' کی طرح گول اور دونوں پہلوؤں میں دست اقدس کا لٹکنا آپ ﷺ کے اسم پاک میں سے حرف ''حاءؔ'' کی صورت اور حضرت آدمؑ کا شکم مبارک آپ ﷺ کے اسم پاک کے دوسرے حرف ''میمؔ'' کی صورت ہے اور دونوں پاؤں پھیلی ہوئی شکل میں آپ ﷺ کے اسم پاک کے حرف ''دالؔ'' کی صورت پر

کامل اور تمام فرمایا۔

حضرت امام محمد غزالیؒ اپنی کتاب ''وقائق الاخبار'' شریف میں فرماتے ہیں۔ خلق الخلق علی صورة محمد فا الراس مدور کا لمیم و الیدان کا لحاء و البطن کا لیمیم و الرجلان کا لدال (وقایق الاخبار)

یعنی کہ انسان کا سر میم کی طرح گول ، ہاتھ حاء کی طرح ، پیٹ میم ثانی کی طرح اور پاؤں دال کی طرح بنائے گئے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ ولا یحرق احد من الکفار علی صورته بل تبدل صورته علی صورة الخنزیر (وقایق الاخبار)

یعنی اہل جہنم کو داخل جہنم کرنے سے قبل ان پر سے چادرِ احسن التقویم اتار لی جائے گی اور ان کو شکل

انسانیت سے محروم کیا جائے گا اور میدان حشر میں رسوا
کر کے ان کی شکلوں کو خنزیر کی صورت میں تبدیل
کر کے جہنم میں واصل کیا جائے گا۔

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْ
خَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَام

ترجمہ: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا
اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔
(سورہ رحمٰن آیت ۴۱)

یہ وجود اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بنایا گیا ہے اس لیے اس پر
طہارت و غسل فرض قرار دیا گیا ہے۔ وجود کی تشریح میں
آتا ہے کہ دو طرف سے دیکھیں گے تو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنتا ہے
۔ اور جب بچہ ماں کی پیٹ میں تھا جب بھی وہ اسم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں تھا۔

اس وجود کے اندر علی علیہ السلام کے دو اسم موجود ہے ۔ اور دو مقامات پر محمد ﷺ لکھا ہوا ہے ۔ اور اس وجود میں آٹھ مرتبہ اللہ لکھا ہوا ہے آیا ہے یعنی لفظ اللہ ۸ مقامات پر ہے جو لفظ اللہ ہے وہ انسان کے وجود میں ۸ مقامات رکھتا ہے اس کے بہت سارے باطنی معنی بھی ہے اور جو یہ روح بھی اُتاری گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے صدقے میں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام ابولبشر ہے اور میں ابوالاروح ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے ہوا روح کے اندر جو نور موجود ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ظاہر و باطن کو ملاتے ہیں تو دو مقامات یکتا ہوتے ہیں پھر اس کے بعد اور گہرائی میں دیکھتے ہیں کیا ہے یہ وجود یہ جو آنکھوں کا مقام ہے جس کو عربی میں عین کہتے ہیں ۔اگر اس میں غور سے دیکھو تو لفظ علی علیہ السلام بنتا ہے۔

اس بدن میں دیکھئے شانِ جلی
'ع' چشم 'ل' بینی 'ی' ابروِ علیؑ

اور یہ جو جسم محمد ﷺ بنتا ہے اسی لیے تصوف کی گہرائی میں اگر اُتر کر ہم دیکھتے ہیں تو صوفیاء کرام ہر بات کو اپنے اوپر اعتبار کرتے ہیں جیسے وہ روح کو موسیٰ کہتے

ہیں۔ اور نفس کو فرعون کہتے ہیں۔ لیکن اس میں اپنی نفی کر دیتے ہیں۔

ایک حدیث پاک ہے **"انا مدینة العلم و علي بابها"** میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث پاک کے ظاہری معنی تو سمجھ میں آ جاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم کے شہر ہیں علی علیہ السلام اس کے دروازے ہیں مگر یہ جو حدیث پاک ہے یہ سینہ بسینہ تعلیم کے لیے بتائی جا رہی ہے۔ تو یہ جسم شہر محمد ﷺ ہے اور یہ جو آنکھ ہے باب علی علیہ السلام ہے۔

اسم اللہ (تعالیٰ) و محمد (ﷺ) و علیؑ

جسم شہر مدینہ روح محمدؐ و باب علیؑ

تو گویا کوئی بھی چیز ہم تک پہنچتی ہے تو اس باب سے پہنچتی ہے۔ پھر اس حدیث کے اور باطنی معنی ہیں وہ آپ کو پیر

کامل کی بارگاہ میں بیٹھ کر حاصل کرنا ہوگا لفظ اللہ اس وجود میں موجود ہے۔ جیسے ہاتھ کے اندر دکھتا ہے۔

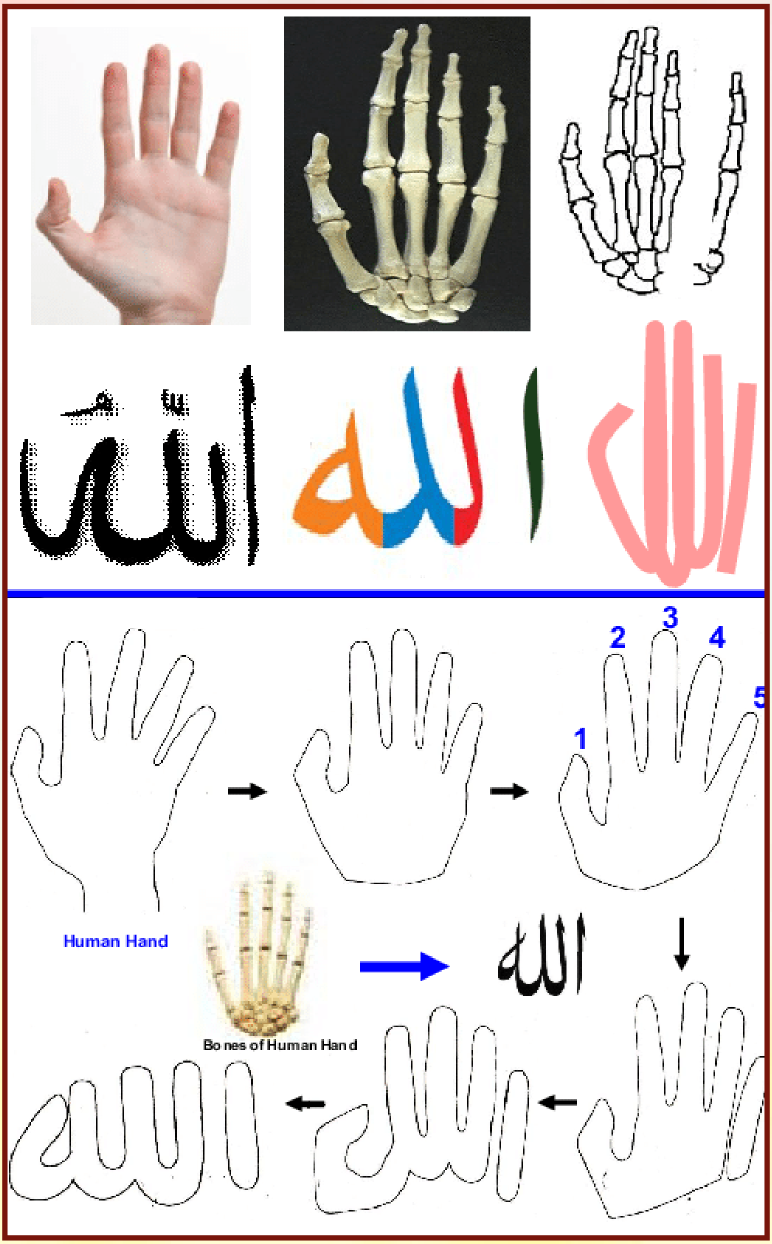

اگر چہرے پر غور سے دیکھیں گے تو اللہ دکھے گا

یہ اسم ہے تاکہ اسم دیکھ کر آپ کو مسمیٰ کی یاد آ جائے

جو اس اسم میں فنا ہو جاتا ہے ہم اس کو ولی اللہ کہتے ہیں اسی

لیے حدیث پاک میں آتا ہے ولی کی پہچان کیا ہے تو جسے

دیکھ کر اللہ یاد آ جائے یہ ولی کی پہچان ہے۔

مولانا روم رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پیرِ کامل صورتِ ظل خدا
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

تو ہمیں جو صورت عطا کی گئی ہے ایسی خوبصورت صورت اللہ نے کسی کو عطا نہیں فرمائی اور اس میں راز پوشیدا ہے۔

پیر کو اپنے بنا کے آئینہ
رازِ صورت اُس میں پانا چاہیے

عن ابی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق الله آدم على صورته

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر

پیدا کیا'۔

(صحیح بخاری شریف حدیث 6227 صحیح مسلم شریف حدیث7163)

اس حدیث کو حدیثِ صفت کہا گیا ہے یعنی اس میں اسم اللہ موجود ہے اور اس میں صفات اللہ موجود ہے۔ صفت بصیر' کلیم' سمیع' تو یہ جوامّ الصفات کو چہرے کے اندر رکھا گیا ہے۔ جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ ہر چیز کو بیچ میں سے ہٹا دیتے ہیں اور صرف اللہ کا دیدار کرنا چاہتے ہیں ۔کہتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمت اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ گزر رہے تھے اور آپ کے ساتھ مریدین وعقیدت مند بھی گزر رہے تھے تو کہتے ہیں کہ کتے نے بھوکا تو جیسے ہی کتے نے بھوکا تو حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ لبیک لبیک کہتے ہیں۔تو آپ کے مریدین ششدر ہو گئے اور بولے کہ حضور آپ لبیک کیسے

کہہ رہے تھے آپ کیا دیکھ کر کہہ رہے تھے۔انہوں نے کہا اس کتے کو دیکھ کرتو مریدین کہتے ہیں اس کتے میں کیا بات تو بولے جب یہ کتا بھوک رہا تھا تو مجھے اللہ کی صفت قہاریت یاد آ گئی اور بیچ میں سے کتا غائب ہوگیا۔ اللہ والوں کی سوچ وفکر میں صرف اللہ ہوتا ہے اسی لیے وہ اللہ والے ہوتے ہیں ایک مشہور واقعہ ہے جوصوفیا کرام اکثر بیشتر سناتے ہیں ۔ایک پیاز بیچنے والا پیاز بیچ رہا تھا ایک بزرگ نے سنا اور بے ہوش ہو گئے ۔ کچھ دیر بعد جب ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا حضرت آپ بے ہوش کیوں ہوگئے تو وہ کہتے ہیں دیکھا نہیں وہ کیا کہہ رہا تھا تو لوگوں نے کہا کچھ بھی نہیں وہ تو پیاز بیچ رہا تھا پیاز لے لو کہتے ہوئے وہ آواز لگا رہا تھا اور بزرگ کہتے ہیں تم نے پیاز لے لو سنا اور میرے کان میں جو گونج رہا تھا وہ تھا 'آج پیا لے لو'

کوئی کوئی میں مگن کوئی کسی میں مگن
ہم اس میں مگن جس سے لاگی ہے لگن

تو جو جس سے محبت کرتا ہے اس محبوب کا چہرہ اسے ہر شے میں نظر آتا ہے ساری کائنات اس کے لیے آئینہ خانہ بن جاتی ہے اور آئینہ خانے کے اندر وہ اس کا دیدار کرتا ہے تو کائنات کا ہر ذرہ اللہ ہی سے زندہ ہے۔ اللہ ہی نے زندہ رکھا ہے اسی لیے سلطان باھوؒ کا پورا زور اسم ذات اللہ پر ہی ہے۔ تو اللہ تو ایک ہی ہے لیکن اس وجود میں ۸ مقامات پر اللہ لکھا ہوا ہے اس کی دوسری تشریح یہ ہے کہ آٹھو پہر اللہ اللہ کرنا۔ یہ شرک و کفر کی طرف لے جانا نہیں کبھی کبھی بزرگ کا بولنے کا انداز کچھ ایسا ہوتا ہے کہ آپ چوک جاتے ہیں مگر جب آپ اس کے باطنی معنی میں اترتے ہے تو معنی کو سمجھ لیتے ہیں تو سمجھ میں آنے لگتا ہے یہ شرک و کفر نہیں ہے۔

پیر کامل کی بارگاہ میں راز و نیاز بتائے جاتے ہیں۔
تصوف میں وجود کی تعلیم دی جاتی ہے کہ اس وجود میں کیا
ہے جیسے مولائے کائنات علیہ السلام فرماتے ہیں یہ عالم
عالمِ صغیر ہے۔ اور حضرت انسان کا وجود عالمِ کبیر ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

**سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ**

ترجمہ: ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے
اور خود ان کے وجود میں بھی دکھائیں گے یہاں تک کے
ان پر کھل جائیگا کہ یہی حق ہے۔

(پارہ ۲۵ سورۂ سجدہ حم آیت ۵۳)

اس وجود کے عالم میں اللہ اللہ ہی ہے اس کے
اپنے تجلیات و نور ہے۔ پیرے کامل کی بارگاہ میں بیٹھو اور
سمجھو اس کے کچھ اور باطنی معنی ہو سکتے ہیں اگر اسے بتا
دوں تو کسی کی سمجھ میں نہ آئے وہ گمراہ ہوسکتا ہے تصوف کی
تعلیم کے لیے پیر کامل کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ پیر سے

تعلیم حاصل کریں تو پھر وہ اس کے عقل کے موافق جواب دے گا۔اور وہ سمجھے گا بزرگوں کے ظاہری عمل کو دیکھ کر بدظن نہ ہوجائے ان سے ہمیشہ حسن ظن رکھے۔

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معرؔوف پیر مدظلہ العالی

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمؔی مدظلہ العالی کے خدمات

TASANEEF

Hazrat Khwaja Sufi Shaikh Mohammed Farooque Shah Qadri Al-Chishti
Adil Fehmi Nawazi **MAROOF PEER** Madzillahul Aali

ASTANA-E-MAROOF PEER

Maddikunta Village, Sadashiv Pet Mandal, Dist. Sangareddy,
Hyderabad, Telangana.

Contact : +91 9967 9857 02